اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔

مسیح کی موت کا جھگڑا بالکل صاف ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول سے اور مسیح علیہ السلام کے اپنے اقرار سے فلمّا توفیتنی میں موت ثابت کر دی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے معراج کی رات میں اُن کو مُردوں میں دیکھا یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ جو شخص ابھی اس عالم میں ہے وہ ان روحوں میں جو اس جہان سے گذر چکی ہیں کیونکر شامل ہو گیا؟

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۵ صفحہ ۱۰-۱۱ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۵ء)

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء

تصویر کی ممانعت

ذکر آیا کہ ایک شخص[1] نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے تاکہ لوگ کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ بدعت پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دُور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُن

[1] حاشیہ دیکھو اگلے صفحہ پر

کے لئے ایک رُوحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حُرمت ہے۔ اس قسم کی حُرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسبِ ضرورت اس کو استعمال کر سکتا ہے مثلاً اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس[1] کے نیچے آئے اس کو دیرپا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہیئے۔ بُت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں

(نوٹ از ایڈیٹر الحکم) بمبئی کے ایک سوداگر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر والے کارڈ چھپوائے تھے اور ان کا اشتہار الحکم میں بھی شائع کر دیا گیا جو ایک معمولی اشتہار سمجھ کر شائع ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میری نیت اس اشتہار کی اشاعت سے کیا تھی۔ میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہوگا۔ لیکن یہ مرض تصویر بازی کا کچھ ایسا ترقی کرنے لگا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ کرنی پڑی اور پُرزور الفاظ میں اس کی حرمت اور ممانعت کا فتویٰ دیا اور اس طرح پر اس باب البدعت کو کھلتے ہی بند کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مختصر طور پر یہ اعلان دے دیا گیا تھا۔ آج تفصیل کے ساتھ حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ آج کے بعد یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اعلیحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کا کارڈ استعمال نہ کیا جاوے گا۔ (ایڈیٹر الحکم)

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ صفحہ ۳)

[1] الرعد : ۱۸

درج کر دیا ہے جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں اُن پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کی رُوح کو فائدہ ہو تو وہ طریق مستثنیٰ ہے۔

ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا۔ دیکھ کر فرمایا :۔

یہ بالکل ناجائز ہے

ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لاکر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خرید کئے تھے۔ اب کیا کروں ؟ فرمایا :۔

ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ اس میں اہانتِ دین اور اہانتِ شرع ہے

نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس سے اخیر میں بُت پرستی پیدا ہوتی ہے۔ اس تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ صفحہ ۳ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

قبل دوپہر

ترک صاحب نے مندرجہ ذیل دو سوال کئے اور جواب پایا۔

سوال۔ اگر کوئی چوری یا زنا کے ارادے سے جاوے مگر نہ کرے تو کیا گناہ ہوگا؟

جوابِ حضرت اقدس۔ جو خیالات وسوسہ کے رنگ میں دل میں گذرتے ہیں اور ان پر کوئی عزم اور ارادہ انسان نہیں کرتا ان پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ لیکن جب کوئی خیال بد دل میں گذرے اور انسان اس پر مصمم ارادہ کر لے تو اس پر مواخذہ ہوتا ہے اور وہ گناہ ہے۔ جیسے ایک اچکا دل میں خیال کرے کہ فلاں بچہ کو قتل کر کے اس کا زیور اتار لوں گا تو گو قانونی جرم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ہے اور سزا پائے گا۔ یاد رکھو۔ دل کا ایک فعل ہوتا ہے مگر جب تک اس پر مصمم ارادہ اور عزیمت نہ کر لے اس کا کوئی اثر نہیں۔